بسم اللہ الرحمن الرحیم

بال سیدھے کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ کروایا ہو تو وضو و غسل کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بال سیدھے کرنے کی مختلف ٹریٹمنٹس، جیسے کیرا بونڈ، ایکسٹینیسو، اور نینو پلاسٹیا وغیرہ، کروانا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا ان کے بعد غسل اور وضو درست ہو جاتا ہے؟

جواب

مارکیٹ میں بال سیدھے کرنے کے مختلف طریقے ہیں، ان سے متعلق حکم شرعی یہ ہے، کہ اگر ٹریٹمنٹ کے دوران ایسا کیمیکل استعمال کیا جائے، جو بالوں پر ایک اضافی تہہ دار جرم بنا دیتا ہے، جو پانی کو بہنے سے روکتا ہے، تو عاقل بالغ مسلمان کے لیے ایسا ٹریٹمنٹ کروانے کی اجازت نہیں، اگر کسی نے کروایا، تو وہ گناہ گار ہوگا، کہ اپنے قصد سے ایسی حالت پیدا کی، اور پھر جب تک یہ جرم بالوں پر موجود رہے گا، تو اسے اتارنے کے ممکن ہونے کی صورت میں وضو و غسل نہیں ہوگا۔ البتہ! اُسے اتارنا ممکن نہ ہو، یا اُتارنے میں شدید حرج ہو، تو اب حرج و مشقت کی وجہ سے، اُس جرم والی جگہ کے نچلے حصے کو دھونا معاف ہو جائے گا، اور اس کے لگے ہونے کی حالت میں ہی وضو و غسل درست ہو جائے گا۔ اور اگر ٹریٹمنٹ کے دوران ایسا کیمیکل استعمال کیا گیا، جو جرم نہیں بناتا، بلکہ بالوں کی جڑوں اور ساخت میں جذب ہو کر عام کھلی مہندی کی طرح صرف رنگ اور چمک چھوڑتا ہے، تو یہ سر کے بالوں پر پانی بہنے سے مانع نہیں، اور ایسا ٹریمنٹ کروانے کی اجازت ہے، لہذا اس صورت میں وضو و غسل بھی ہو جائے گا۔

جسم پر کوئی ایسی چیز لگی رہ جائے، جو نیچے پانی پہنچنے سے مانع ہو تو وضو و غسل نہیں ہوگا، چنانچہ المحیط البرھانی میں ہے "ولو كان جلد سمك وخبز ممضوغ قد جف، فتوضأ ولم يصل الماء إلى ما تحته لم يجز؛ لأن التحرز عنه ممكن" ترجمہ: اگر جسم پر مچھلی کا چھلکا، یا چبائی ہوئی، خشک روٹی، لگی رہ گئی، پھر اس نے وضو کیا، اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچا، تو یہ جائز نہیں (وضو نہیں ہوگا)؛ کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔ (المحیط البرھانی، جلد 1، صفحہ 41، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے "والخضاب إذا تجسد ويبس يمنع تمام الوضوء والغسل" ترجمہ: خضاب جب جرم دار، اور خشک ہو جائے، تو وہ وضو اور غسل کے مکمل ہونے سے مانع ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، ص 4، دار الفکر، بیروت)

اسی میں ایک اور مقام پر ہے "ولو ألزقت المرأة رأسها بطيب بحيث لا يصل الماء إلى أصول الشعر وجب عليها إزالته ليصل الماء إلى أصوله" ترجمہ: اگر عورت نے اپنے سر پر کوئی خوشبو اس طرح لگائی، کہ اس کی وجہ سے بالوں کی جڑوں تک پانی نہ

پہنچے، تو اس پر اس خوشبو کو زائل کرنا واجب ہے، تاکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد1، ص 13، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "سر پر مہندی یا کوئی خضاب یا ضماد لگا ہوا ہے اور مسح کرتے میں ہاتھ اس پر گزرتا ہوا پہنچا یوں کہ یا تو وہ ضماد و خضاب رقیق بے جرم مثلِ روغن ہے تو اُسی کی جگہ مسح کیا، وہ جرم دار ہے تو اس کے باہر چہارم سر کی قدر مسح کیا مگر ہاتھ اس پر ہو تا گزرا، اگر اس گزرنے میں ہاتھ کی تری میں اُس خضاب و ضماد کے اجزاء ایسے مل گئے کہ اب وہ تری پانی نہ کہلائے گی تو مسح جائز نہ ہو گا ورنہ جائز۔ ۔ ۔ وجیز امام کردری فصل مسح میں ہے : "مسحت علی الخضاب ان اختلطت البلة بالخضاب حتی خرجت عن کونها ماء مطلقا لم یجز اھ اقول ولا بد من تقیید مفهومه بما ذکرت" ترجمہ : خضاب پر مسح کیا اگر تری خضاب سے مل گئی یہاں تک کہ ماءِ مطلق ہونے سے خارج ہوگئی تو اُس سے مسح جائز نہیں اھ۔ میں کہتا ہوں اس کے مفہوم کو مقید کرنا ضروری ہے اس قید کے ساتھ جو میں نے ذکر کی ہے۔ " (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ 622، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں : "اگر حقہ سے منہ کی بو متغیر ہو، بے کلی کئے منہ صاف کئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں۔ ۔ ۔ مگر جو حقہ ایسا کثیف و بے اہتمام ہو کہ معاذ اللہ تغیر باقی پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک بو زائل نہ ہو، تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب ہو گا اور یہ ممنوع و ناجائز ہیں اور ہر مباح فی نفسہٖ کہ امرِ ممنوع کی طرف مؤدی ہو، ممنوع و ناروا۔ " (فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ 94، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اگر جرم دار مہندی کے اتارنے میں مشقت و حرج ہو، تو اس کا اتارنا معاف ہوگا، اور اسے اتارے بغیر بھی وضو و غسل ہو جائے گا، اور نماز ہو جائے گی، جیسا کہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں : "حرج کی تین صورتیں ہیں : ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو جیسے آنکھ کے اندر۔ دوم مشقت ہو جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ سوم بعد علم و اطلاع کوئی ضرر و مشقت تو نہیں مگر اس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے جیسے مکھی مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال"۔ (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ دوم، صفحہ 610، 611، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "ہاں اگر اُس کے جُدا کرنے میں حرج و ضرر و اذیت ہو، جس طرح پانوں کی کثرت سے جڑوں میں چونا جم کر متحجر ہو جاتا ہے کہ جب تک زیادہ ہو کر آپ ہی جگہ نہ چھوڑ دے، چھڑانے کے قابل نہیں ہوتا یا عورتوں کے دانتوں میں مسّی کی ریخیں جم جاتی ہیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑھوں کی مضرت کا اندیشہ ہے، تو جب تک یہ حالت رہے گی اس قدر کی معافی ہوگی۔ فان الحرج مدفوع بالنص" (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ دوم، صفحہ 593، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-5045

تاریخ اجراء: 08ذوالحجۃ الحرام1447ھ/25مئی2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net